حضرت شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی: مختصر تعارف و کتابیات

* محمد ذوالقرنین اختر

شاہ ولی اللہ محدثؒ دہلوی کا نام قطب الدین احمد اور تاریخی نام "عظیم الدین" ہے مگر "ولی اللہ" کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ ۴ر شوال ۱۱۱۴ھ/۱۷۰۳ء کو اپنے ننھیال قصبہ پھلت ضلع مظفر نگر میں پیدا ہوئے۔ حسب رواج پانچ سال کی عمر میں تعلیم کا آغاز ہوا۔ سات برس کی عمر میں آپ نے قرآن حکیم ختم کیا اور فارسی تعلیم کا آغاز کیا۔ دس سال کی عمر میں آپ نے فوائد ضیائیہ (شرح ملا جامی) پڑھ لی اور اس طرح مطالعہ کتب کی استعداد پیدا ہوگئی۔ چودہ سال کی عمر میں آپ کی شادی ہوئی۔ پندرہ سال کی عمر میں اپنے والد ماجد شاہ عبدالرحیمؒ سے بیعت ہوئے اور اشغال مشائخ نقشبندیہ کی تعلیم حاصل کی۔ اسی سال تفسیر بیضاوی کا ایک جز پڑھ کر تعلیم سے فراغت حاصل کر لی۔ اس موقع پر آپ کے والد گرامی شاہ عبدالرحیمؒ نے بطور اظہار خوشنودی وسیع پیمانے پر عام ضیافت کا اہتمام کیا اور خواص وعوام کو دعوت دی۔ اس موقع پر شاہ ولی اللہؒ کو درس کی اجازت دی گئی۔ شاہ ولی اللہؒ کی عمر کا سترہواں سال تھا کہ آپ کے والد شاہ عبدالرحیمؒ نے ۱۲ر صفر ۱۱۳۱ھ/۱۷۱۸ء کو وفات پائی۔ والد گرامی کی وفات کے بعد کم وبیش بارہ سال تک شاہ صاحب نے مسند درس کو زینت بخشی۔ امام ولی اللہؒ کی تربیت کرنے والوں میں سب سے پہلے آپ کے والد شاہ عبدالرحیمؒ ہیں۔ آپ نے اپنے والد گرامی اور ان کے رفقاء سے جو علوم ومعارف حاصل کئے ان میں قرآن مجید کا ترجمہ، حکمت عملی اور اشراق کے ذریعے علمی حقائق کا انکشاف خاص طور پر ان کی توجہ کا مرکز بنے رہے۔ ۱۷۳۱ء کے اخیر میں حج وزیارت سے مشرف ہوئے۔ ایک سال تک آپ حجاز مقدس میں مقیم رہے اور رجب ۱۷۳۲ء میں وطن واپس لوٹے۔ حج وزیارت سے واپس آکر شاہ ولی اللہؒ نے دہلی میں تدریس وتبلیغ اور اصلاح وتذکیر کے فرائض انجام دیئے اور کم وبیش تیس سال تک یہ کام جاری رکھا۔ ۲۹ر محرم ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء کو شاہ صاحب کا انتقال ہوا۔

---

* لائبریرین، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد۔

شاہ ولی اللہؒ کے زمانے میں سیاسی ابتری اور انتشار عروج پر تھا۔ مغلیہ حکومت کے تناور درخت کی جڑیں کھوکھلی ہو رہی تھیں۔ تخت نشینی کے لیے آئے دن کشت وخون کا بازار گرم رہتا تھا۔ صوبے دار مرکز سے باغی ہو رہے تھے۔ امراء ورؤسا آپس میں برسر پیکار تھے۔ اس پر ان کی چیرہ دستیاں اور سفاکیاں مستزاد تھیں۔ سید برادران حسین علی اور عبداللہ خان سیاہ وسپید کے مالک بنے ہوئے تھے۔ بادشاہ دہلی ان کے اشارہ چشم وابرو کا منتظر تھا۔ اس پر غیر ملکی حملوں نے رہی سہی ساکھ کو بھی ختم کر دیا تھا۔ نادر شاہ اور احمد شاہ ابدالی کے حملوں نے دہلی کی اینٹ سے اینٹ بجادی تھی۔ سیاسی کمزوری کے نتیجہ میں اقتصادی، معاشرتی اور مذہبی حالات بھی بد سے بدتر تھے۔ عوام بدحال و پریشان اور تجارت وصنعت کا جنازہ نکل چکا تھا۔ معاشرہ کی زوال پذیری آخری حد کو پہنچ چکی تھی۔ ظاہری نمود ونمائش اور غیر اسلامی رسوم ورواج کا دور دورہ تھا۔ مذہبی بدحالی بیان سے باہر ہے۔

شاہ ولی اللہؒ دہلوی نے معاشرے کا بھرپور جائزہ لیا۔ سیاسی حالات کو دیکھا۔ ملوک وامراء، علماء وصوفیاء کا مطالعہ کیا اور پھر مسلم معاشرہ کی فکری اصلاح کے لیے ایسا مواد فراہم کیا کہ جس سے نہ صرف علوم اسلامیہ کا احیاء ہوا بلکہ مسلم معاشرہ میں اصلاح کی تحریک شروع ہوئی اور لوگوں کے سوچنے کا انداز بدل گیا۔ شاہ ولی اللہؒ نے جمود کو توڑا، قرآن وحدیث کو عام کیا، فقہ کی حیثیت متعین کی، عقائد کو واضح کیا اور مسلمانوں کو عمل کی دعوت دی۔ (۱)

شاہ ولی اللہؒ جیسے عظیم حکیم اور صدیق، دعوت وتبلیغ میں اپنی قوم کی تخصیص محض اس لیے کرتے ہیں کہ اس طرح وہ اپنی قوم کے تعلیم یافتہ حصے کو دنیا کے سامنے عملی نمونہ بنا سکیں۔ شاہ صاحب کی کتابوں کا اگر غور سے مطالعہ کیا جائے تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنی قوم کے ہر فرد کو انسانیت عامہ کی تعلیم کے لیے تیار کر رہے ہیں۔ امام ولی اللہ نے اپنے اصلاحی پروگرام کے دو اصول معین کئے۔

① قرآن عظیم کی حکمت عملی یعنی انسانوں کی عملی زندگی کے متعلق قرآنی تصورات ہی حقیقت میں ایک معجزہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ اصول عملی اصلاح کے لیے تجویز ہوا۔

② معاشرت، اجتماع، حکومت اور ملت میں تمام اخلاقی اور عملی خرابیوں کا باعث دراصل معاشی اور اقتصادی عدم توازن ہے۔ (۲)

قرآن حکیم

شاہ ولی اللہؒ اوران کے والد کے زمانے میں فقہاء اور مفسرین نے عام مسلمانوں کی روزمرہ زندگی سے قرآنی تعلیمات کو بحیثیت مجموعی خارج کر دیا تھا۔ لہذا ضرورت تھی کہ قرآن مجید کو عامۃ المسلمین کے ذہنوں کے قریب لایا جاتا تاکہ ان کی تربیت قرآن کے اصولوں پر ہو سکتی۔ شاہ صاحب کے زمانے میں ہندوستانی مسلمانوں کی زبان فارسی تھی۔ آپ نے قرآن کو ہندوستانی مسلمانوں کے لیے قابل فہم بنانے کی خاطر قرآن پاک کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا اوراس پر تشریحی فوائد لکھے۔ قرآن مجید کی آیات، محکمات و متشابہات کے متعلق عرصہ دراز سے جو ذہنی الجھاؤ آ رہا تھا شاہ صاحب نے اسے دور فرمایا۔ قرآن مجید کے مطالب کے احصاء اوران کی تشریح میں شاہ صاحب کی کتاب ''الفوز الکبیر'' ایک غیر معمولی کتاب ہے۔

حدیث وفقہ میں تطبیق

شاہ صاحب نے دیکھا کہ اہل عصر فقہ کے مختلف اصناف میں اختلاف کر رہے ہیں خصوصاً فقہ حنفی اور شافعی۔ اور ہر فرقہ اپنے اساتذہ کی پیچ کرتا ہے۔ اوراس وجہ سے ہر فقہی مذہب میں استخراجی مسائل کی کثرت ہوگئی ہے۔ اور حق کا پتا لگانا مشکل ہوگیا ہے۔ اب امام ولی اللہؒ نے ایک طرف تو حنفی اور شافعی فقہ میں ہم آہنگی پیدا کی دوسری طرف حدیث وفقہ میں تطبیق دی اوراس کے ساتھ ساتھ وحدت الوجود اور وحدت الشہود میں جو تضاد پایا جاتا تھا آپ نے اسے رفع کیا۔ اس ضمن میں شاہ صاحب کو دوران قیام حجاز شیخ ابوطاہرؒ مدنی سے علمی استفادہ سے خاص طور پر بڑی مدد ملی۔ گو کہ شاہ صاحب اپنے ملک اور اپنی سوسائٹی کے مزاج اوراس کے افتاد کے پیش نظر فقہ حنفی کے پابند تھے، مگر ان کی عقلیت فقہ شافعی کی توہین بھی برداشت نہیں کرتی تھی۔ جیسا کہ عام طور پر فقہ کے باہمی جھگڑے اس طرح کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ (۳)

فقہی اختلاف میں شاہ صاحب کا موقف درج ذیل ہے۔

① فقہی اختلاف عہد رسالت سے موجود ہے اور مختلف اسباب کے تحت اس کا دائرہ بڑھتا رہا۔

② اخذ شریعت کے دوطریقے جاری ہوئے اور دونوں کی اصل دین میں موجود ہے، البتہ ہر ایک طریقہ میں کچھ کمی ہے جس کی تلافی دوسرے طریقے سے ہوتی ہے۔

③ فقہی اختلافات دلائل پر مبنی ہیں اور بیشتر اختلافات محض اولی اور راجح کی تعین کے ہیں۔

④ سلف نے اختلافی مسائل میں شدت نہیں برتی، بلکہ مخالف رائے پر عمل میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا۔

⑤ فقہائے محدثین کی روش بہتر ہے جو اقوال مجتہدین کو اختیار کرتے ہیں اور حدیث پر انہیں پیش کرتے ہیں

⑥ چاروں فقہی مسالک برابر ہیں اور ہر ایک کی اپنی خصوصیت واہمیت ہے۔

⑦ حدیث کی روشنی میں مسالک اربعہ کے درمیان تطبیق وتوفیق کی حتی الوسع کوشش ہونی چاہیے۔

⑧ اجتہاد ہر زمانہ میں فرض کفایہ ہے اور جزوی اجتہاد بھی درست ہے۔

⑨ چار قسم کے افراد ایسے ہیں جن کی تقلید حرام ہے۔

(i) وہ شخص جسے خود یک گونہ اجتہاد کی صلاحیت حاصل ہو، خواہ ایک ہی مسئلہ ہو۔

(ii) جس کے سامنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حکم یا ممانعت صاف ظاہر ہو جائے اور اسے معلوم ہو جائے کہ یہ حکم منسوخ نہیں ہے، پھر بھی اس حدیث کے خلاف کرے۔

(ii) وہ عامی شخص جو کسی معین فقہ کی تقلید اس اعتقاد کے ساتھ کرتا ہے کہ اس سے خطا ممکن نہیں اور دلیل اس کے خلاف ظاہر ہو جائے تب بھی اس کا قول ترک نہ کرے۔

(iv) جو شخص یہ جائز نہ سمجھتا ہو کہ مثلاً کوئی حنفی کسی شافعی سے مسئلہ پوچھ لے یا اس کی تقلید کرے، اسی طرح اس کے برعکس۔

⑩ تقلید جائز ہے اور عامیوں کیلئے مذاہب اربعہ کی تقلید میں ہی مصلحت ہے۔

۱۱۔ تقلید میں اعتدال پسندی ملحوظ رکھنی ضروری ہے۔

۱۲۔ اتباع ہویٰ نہ ہو تو مذہب معین کی پابندی ضروری نہیں ہے۔(۴)

تصانیف:

شاہ ولی اللہؒ کی تصانیف کی فہرست درج ذیل ہے۔

قرآن:

① تاویل الاحادیث فی رموز قصص الانبیاء
② فتح الخبیر
③ فتح الرحمٰن ترجمہ القرآن
④ الفوز الکبیر
⑤ مقدمہ درفن ترجمۃ القرآن

حدیث:

① مسویٰ (شرح مؤطا) عربی
② مصفی (شرح مؤطا) فارسی
③ اربعون حدیثاً مسلسلۃً بالاشراف فی غالب سندہا
④ الدر الثمین فی مبشرات نبی الامین
⑤ النوادر من احادیث سید الاوائل والاواخر
⑥ الفضل المبین فی المسلسل من حدیث نبیؐ الامین
⑦ الارشاد الی مہمات علم الاسناد
⑧ تراجم البخاری
⑨ شرح تراجم بعض ابواب البخاری
⑩ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ واسانید وارثی رسول اللہ ﷺ۔

فقہ وکلام وعقائد:

① حجۃ اللہ البالغہ

② البدور البازغہ

③ الانصاف فی بیان سبب الاختلاف

④ عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید

⑤ السر المکتوم فی اسباب تدوین العلوم

⑥ قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین

⑦ المقالۃ الوصیۃ فی النصیحۃ والوصیہ (وصیت نامہ)

⑧ حسن العقیدہ

⑨ المقدمہ السنیہ

⑩ فتح الودود فی معرفۃ الجنود

(۱۱) مسلسلات

(۱۲) رسالہ عقائد بصورت وصیت نامہ (فارسی) جس کا منظوم اردو ترجمہ سعادت یار خان رنگین نے کیا ہے۔

سیر وسوانح:

① سرور المحزون

② ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء

③ انفاس العارفین جس میں درج ذیل سات مختلف رسالے شامل ہیں۔

- بوارق الولایت
- سوارق المعرفت

- امداد فی ماثر الاجداد
- نبذۃ الابریزیہ فی اللطیفہ العزیزیہ
- العطیۃ الصمدیہ فی الانفاس المحمدیہ
- انسان العین فی مشائخ الحرمین
- جزء اللطیف فی ترجمہ العبد الضعیف۔

تصوف:

① تفہیمات الٰہیہ
② فیوض الحرمین
③ القول الجمیل
④ ہمعات
⑤ سطعات
⑥ لمحات
⑦ الطاف القدس
⑧ ہوامع شرح حزب البحر
⑨ الخیر الکثیر
⑩ شفاء القلوب
(۱۱) کشف الغین فی شرح الرباعیتین
(۱۲) زہراوین
(۱۳) فیصلہ وحدت الوجود والشہود (مکتوب مدنی)۔

مکتوبات:

① مکتوبات مع مناقب ابی عبداللہ وفضیلت ابن تیمیہ

② مکتوبات المعارف مع ضمیمہ مکتوب ثلاثہ

③ مکتوبات فارسی (مشمولہ کلمات طیبات)

④ مکتوبات عربی (مشمولہ حیات ولی)

⑤ مکتوبات (شاہ ولی اللہ کے سیاسی مکتوبات، مرتبہ از خلیق احمد نظامی)۔

نظم:

① الطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم (یہ بائیہ قصیدہ ہے اس کے ساتھ تین اور قصیدے ہمزیہ، تائیہ اور لامیہ بھی شامل ہیں۔

② دیوان اشعار عربی (اس کو شاہ عبدالعزیز نے جمع کیا اور شاہ رفیع الدین نے مرتب کیا)۔

صرف:

نظم صرف میر (فارسی)

متفرق:

رسالہ دانشمندی۔

اس طرح شاہ ولی اللہؒ کی کل ۵۸ تصانیف ہیں۔ ان میں سے بیشتر کتابیں طبع ہو چکی ہیں۔ (۵)

حضرت شاہ ولی اللہؒ کے علوم و معارف میں جو چیز سب سے نمایاں ہے، اور جس کی بنا پر ہم انہیں صحیح معنوں میں برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کا امام کہہ سکتے ہیں، وہ ان کے فکر کی جامعیت ہے اگرچہ شاہ صاحب اپنے زمانے میں ان تمام کوششوں میں دلچسپی لیتے رہے، جو اس وقت حکومت اسلامی کو تباہی اور خلق خدا کو بربادی سے بچانے کے لئے کی جاتی رہیں، لیکن انہوں نے زیادہ تر اپنے تئیں رسول اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کی خلافت باطنہ کی تکمیل کے لئے وقف رکھا۔ بے شک جو لوگ خلافت ظاہری کے لئے زیادہ موزوں تھے شاہ ولی اللہؒ صاحب ان کی ہمت افزائی کرتے تھے۔ اور اس سلسلے میں قوم کی مادی مشکلات ان کی نظروں سے کبھی اوجھل نہ ہوئیں۔ لیکن ان کا اپنا راستہ دوسرا تھا۔ انہوں نے نہ صرف کلام مجید کا فارسی ترجمہ اور درس و تالیف، کتب حدیث سے کتاب و سنت کی وسیع اشاعت کا سامان کیا، انہیں ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی کا معمول بہ بنانے کی کوشش کی۔ تصوف و معرفت کا احیا کیا، اور علوم اسلامی کی ترتیب و تنظیم سے ہمارے لئے ایک بیش بہا علمی خزانہ یادگار چھوڑا، بلکہ اختلافی معاملات میں ایک ایسا راستہ اختیار کر گئے، جس پر صوفی اور ملا، شیعہ اور سنی، حنفی اور شافعی، مجددی اور وحدت الوجودی، معتزلہ اور اشاعرہ متفق ہوسکیں، اس سرزمین کے مسلمانوں کو ایک ایسا دینی اور علمی نظام عطا کیا، جو اس ملک میں مسلمانوں کے شعار قومی کی حیثیت حاصل کر سکتا تھا۔ اور جس کے مروج و مقبول ہونے کا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک متفق علیہ مذہبی نظام کی بنیادوں پر ایک قوم کی تعمیر ہوسکی اور جدید اسلامی ہندوستان کا آغاز ہوا۔ (۶)

ذیل میں ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ لائبریری، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں شاہ ولی اللہؒ پر اردو، فارسی، سندھی اور عربی زبان میں موجود کتب کی کتابیات پیش کی جارہی ہے۔

شاہ ولی اللہ: کتابیات

کتب:

* الازہری، کرم شاہ (مترجم)

دیکھیے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

* انشاء اللہ (مترجم)

دیکھیے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

۱. برکاتی، حکیم محمود احمد

شاہ ولی اللہ اور ان کا خاندان۔۔ لاہور: مجلس اشاعت اسلام، [ت۔ن]۔ ۲۰۸ص.

۲. بشیر احمد

شاہ ولی اللہ کا فلسفہ عمرانیات ومعاشیات۔۔ لاہور: مکی دار الکتب، ۱۹۹۴ء۔ ۱۹۲اص۔ ۲ نسخے۔

* بشیر احمد (مترجم)

دیکھیے سندھی، عبید اللہ

۳. بقا، محمد مظہر

اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ۔۔ اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۱۹۷۳ء۔ ۵۱۸ص.

۴. جلبانی، غلام حسین

شاہ ولی اللہ جی زندگی۔۔ حیدر آباد: شاہ ولی اللہ اکیڈمی، ۱۹۷۳ء۔ ۱۰۰ص.

۵. ....

شاہ ولی اللہ کی تعلیم۔۔ حیدر آباد: شاہ ولی اللہ اکیڈمی، ۱۹۶۳ء۔ ۳۴۵ص.

۶. ....

شاہ ولی اللہ کی تعلیم۔۔ لاہور: ادارہ مطبوعات، ۱۹۹۹ء۔ ۳۵۲ص.

* جلبانی، غلام حسین (مترجم)

دیکھئے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

* حقانی، محمد عبدالحق (مترجم)

دیکھئے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

* خرم علی (مترجم)

دیکھئے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

۷. خلیق احمد نظامی (مرتب)

شاہ ولی اللہ کے سیاسی مکتوبات.۔علی گڑھ، مسلم یونیورسٹی، ۱۹۵۰ء۔۲۱۲ص۔

* خلیل احمد (مترجم)

دیکھئے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

۸. سفیر اختر (مرتب)

اشاریہ ماہنامہ ''الرحیم'' حیدرآباد (جنوری ۱۹۶۳۔اکتوبر ۱۹۶۹)۔لوہسر شرفو، واہ کینٹ: دارالمعارف، ۲۰۰۴۔۷۶ص.

* سکر، محمد شریف (مترجم)

دیکھئے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

۹. سندھی، عبیداللہ

شاہ ولی اللہ اوران کا فلسفہ: یعنی امام ولی اللہ کی حکمت کا اجمالی تعارف/ مرتبہ از محمد سرور۔۔ لاہور: سندھ ساگر اکادمی، ۱۹۶۴ء۔۶۶۰ص.

۱۰. شاہ ولی اللہ اوران کا فلسفہ: یعنی امام ولی اللہ کی حکمت کا اجمالی تعارف/ مرتبہ از محمد سرور۔۔ لاہور: الحمود اکیڈمی، [ت۔ن]۔۲۳۶ص۔

۱۱. شاہ ولی اللہ اوران کا نظریہ انقلاب ورسالہ محمودیہ/ ترجمہ از شیخ بشیر احمد۔۔لاہور: مکی دارالکتب، ۱۹۹۷ء۔۱۴۴ص.

۱۲. شاہ ولی اللہ اوران کی سیاسی تحریک۔۔لاہور: سندھ ساگر اکادمی، ۱۹۵۲ء۔۲۳۲ص.

* سواتی، عبدالحمید (مترجم)

دیکھئے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

۱۳. السیالکوتی، محمد بشیر

الامام المجدد المحدث الشاہ ولی اللہ الدھلوی حیاتہ ودعوتہ۔اسلام آباد: دارالعلم، ۱۹۹۳ء۔۲۶۵ص

۱۴. شاہ ولی اللہ، محدث دھلوی

آیت اللہ الکاملہ: اردو ترجمہ حجۃ اللہ البالغہ/ ترجمہ از خلیل احمد بن سراج احمد اسرائیلی۔۔لاہور: کتب خانہ اسلامی، [ت۔ن]۔۲۶۰ص.

۱۵. اتحاف النبیہ فی مایحتاج الیہ المحدث والفقیۃ۔۔لاہور: المکتبہ السّلفیہ، ۱۹۶۹ء۔۱۶۴ص۔

۱۶. اختلافی مسائل میں اعتدال کی راہ/ ترجمہ از صدرالدین اصلاحی۔۔تیسرا ایڈیشن۔۔دہلی: مرکزی مکتبہ اسلامی، ۱۹۹۳ء۔۱۳۶ص.

۱۷. ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء۔۔لاہور: سہیل اکیڈمی، ۱۹۷۶ء۔۲ جلدیں.

۱۸. ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء۔۔کراچی: قدیمی کتب خانہ، [ت۔ن]۔۴ جلدیں.

۱۹. ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء/ ترجمہ از مولانا عبدالشکور، مولانا انشاء اللہ۔۔کراچی: محمد سعید اینڈ سنز [ت۔ن]۔ ۲ جلدیں.

۲۰. اعلام الاعلام بمفھوم الدین والاسلام۔۔کراتشی: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، ۱۴۲۱ھ۔ ۴۸۰ص.

۲۱. افضلیت شیخین پر دلائل عقلیہ/ ترجمہ از علی محسن صدیقی۔۔کراچی: قدیمی کتب خانہ، [ت۔ن]۔ ۹۷ص.

۲۲. الطاف القدس فی معرفہ لطائف النفس/ ترجمہ از عبدالحمید سواتی ۔۔
گوجرانوالہ: ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم، ۱۹۶۴ء۔ ۱۶۸ص.

۲۳. الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ۔۔ لاہور: [ایس۔ این]، ۱۹۷۱ء۔ ۷۵ص.

۲۴. انفاس العارفین/ اردو ترجمہ از محمد فاروق ۔۔ لاہور: المعارف، ۱۳۹۴ھ۔ ۴۱۵ص.

۲۵. انفاس العارفین/ اردو ترجمہ از محمد اصغر اطہر ۔۔ لاہور: نوری کتب خانہ، [۔۱۹۹]۔ ۲۹۹ص۔

۲۶. البدور البازغہ ۔۔ حیدرآباد: شاہ ولی اللہ اکیڈمی، ۱۹۷۰ء۔ ۴۱۰ص.

۲۷. البدور البازغہ/ ترجمہ از قاضی مجیب الرحمٰن؛ نظر ثانی از جسٹس عبدالقیوم قاسمی ۔۔ اسلام آباد:
وزارتِ مذہبی امور، حکومت پاکستان، [ت۔ن]۔ ۴۱۹ص.

۲۸. تاویل الاحادیث ۔۔ حیدرآباد: شاہ ولی اللہ اکیڈمی، ۱۹۶۴ء۔ ۱۵۳ص۔

۲۹. تصوف کی حقیقت اور اس کا فلسفہ تاریخ: اردو ترجمہ ھمعات/ ترجمہ از محمد سرور ۔۔
لاہور: سندھ ساگر اکیڈمی، ۱۹۶۴ء۔ ۲۵۶ص.

۳۰. التفہیمات الالھیۃ ۔۔ ڈابھیل: مجلس علمی؛ ۱۹۳۶ء۔ ۲ جلدیں.

۳۱. حجۃ اللہ البالغہ مع ترجمہ اردو نعمۃ اللہ السابقہ/ ترجمہ از ابو محمد عبدالحق حقانی ۔۔ کراچی: نور محمد،
[ت۔ن]۔ جلد دوم، ۵۹۲ص۔

۳۲. حجۃ اللہ البالغہ ۔۔ لاہور: المکتبہ السلفیہ، [ت۔ن] ۲۱۵ص.

۳۳. حجۃ اللہ البالغہ ۔۔ الطبعہ الثالثہ ۔۔ قاہرہ: دارالکتب الحدیثیہ، [ت۔ن]۔ ۲ جلدیں (۷۸۸ص).

۳۴. حجۃ اللہ البالغہ/ ترجمہ از مولانا عبدالرحیم مرحوم۔ طبع دوم لاہور: قومی کتب خانہ، ۱۹۶۱ء۔ ۲ جلدیں

۳۵. حجۃ اللہ البالغہ ۔۔ بریلی: [ایس۔ این]، ۱۲۸۷ھ۔ ۳۹۵ص.

۳۶. حجۃ اللہ البالغہ ۔۔ لاہور: قومی کتب خانہ، ۱۹۸۳ء۔ ۲ جلدیں.

۳۷. حجۃ اللہ البالغہ ۔۔ لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، [ت۔ن]۔ ۱۰۱۰ص۔

۳۸. حجۃ اللہ البالغہ/ احمد بن عبدالرحیم الدھلوی المعروف بشاہ ولی اللہ قدم لہ، وشرحہ وعلق علیہ محمد شریف سکر.۔ الطبعہ الثانیہ.۔ بیروت، داراحیاء العلوم،۱۹۹۲ء۔۲ جلدیں.

۳۹. الخیر الکثیر .۔ بجنور: مطبوعات المجلس العلمی،۱۳۵۲ھ۔۱۳۰ص.

۴۰. الخیر الکثیر .۔ اکوڑہ خٹک: مکتبہ رحیمیہ،۱۹۵۹ء۔۱۹۲ص.

۴۱. سرور المحزون.۔ [ایس۔ ایل]: مطبع محمدی،۱۲۵۷ھ۔۳۶ص.

۴۲. سید المرسلین/ ترجمہ از عزیز ملک .۔ لاہور: ادبستان،۱۹۷۶ء۔۷۹ص.

۴۳. شرح تراجم ابواب البخاری.۔ القاھرہ: زکریا علی یوسف، [ت۔ن]۔۱۲۰ص.

۴۴. شریعت اور تصوف/ ترجمہ از یعقوب الرحمٰن .۔ دیوبند: مکتبہ فیض القرآن،۱۹۵۴ء۔۵۵ص.

۴۵. ظہور المحزون: اردو ترجمہ سرور المحزون/ ترجمہ بعنوان ظہور المحزون از محمد عاقل.۔ سہارنپور: کتب خانہ عثمانیہ دیوبند،۱۳۵۸ھ۔۵۶ص.

۴۶. عقد الجید/ سندھی ترجمہ از غلام حسین جلبانی.۔ حیدرآباد: شاہ ولی اللہ اکیڈمی،۱۹۶۶ء۔۱۲۴ص۔

۴۷. عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید/ ترجمہ از محمد میاں صدیقی.۔ اسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی،۲۰۰۰۔۱۸۶ص.

۴۸. عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید .۔ القاھرہ: مطبع الشرکۃ المطبوعات العلمیہ،۱۳۲۹ھ۔۶۴ص

۴۹. الفضل المبین فی المسلسل من حدیث النبی الامین، الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین، النوادر من احادیث سید الاوائل والاواخر/ علق علی الرسائل الثلاث محمد عاشق الٰہی البرنی ثم المدنی حفظ اللہ۔ کراتشی: مکتبہ الشیخ،۱۴۱۰ھ۔۲۱۵ص.

۵۰. الفوز الکبیر فی اصول التفسیر.۔ بیروت: دار قتیبہ،۱۹۸۹ء۔۲۳۰ص.

۵۱. الفوز الکبیر فی اصول التفسیر.۔ کراچی: [ایس۔این]،۱۹۶۰ء۔۲۲۴ص.

۵۲. الفوز الکبیر فی اصول التفسیر.۔ لاہور: مکتبہ علمیہ،۱۹۷۰ء۔۱۲۵ص.

۵۳. الفوز الکبیر فی اصول التفسیر: ویلیہ فتح الخبیر مما لا بد من حفظہ فی علم التفسیر.۔کراچی: مکتبہ خیر کثیر، [ت۔ن]۔۱۵۸ص.

۵۴. الفوز الکبیر مع فتح الخبیر فی اصول التفسیر.۔لاہور: مطبع علمی، [ت۔ن]۔۲۷ص.

۵۵. فیصلہ وحدت الوجود والشہود/ اردو ترجمہ از مکتوب مدنی.۔دہلی: مطبع مجتبائی، سید عبدالغنی جعفری سجادہ نشین کلیمی، [ت۔ن]۔۳۲ص.

۵۶. فیوض الحرمین/ اردو ترجمہ از ابناء مولوی محمد بن غلام رسول.۔بمبئی: مترجم از خود، [ت۔ن]۔۱۳۳ص.

۵۷. فیوض الحرمین.۔ملتان: فاروقی کتب خانہ، [ت۔ن]۔۸۰ص.

۵۸. قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین.۔دوسرا ایڈیشن.۔پشاور: حاجی فقیر محمد اینڈ سنز، نورانی کتب خانہ، ۱۳۱۰ھ۔۲۷۶ص۔

۵۹. قصیدہ اطیب النغم/ اردو ترجمہ از پیر کرم شاہ الازہری.۔لاہور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز، ۱۹۸۵ء۔۲۲۲ص.

۶۰. القول الجمیل فی بیان سواء السبیل/ اردو ترجمہ از محمد سرور.۔لاہور: سندھ ساگر اکیڈمی، ۱۹۵۷ء۔۱۳۶ص.

۶۱. القول الجمیل مع شرح شفاء العلیل/ شرح وترجمہ از مولوی خرم علی.۔کراچی: کتب خانہ اشرفیہ، ۱۹۵۴ء۔۱۹۲ص.

۶۲. القول الجمیل مع شفاء العلیل/ اردو ترجمہ از مولوی خرم علی.۔دیوبند: کتب خانہ اعزازیہ، [ت۔ن]۔۱۲۰ص.

۶۳. کشاف فی ترجمہ انصاف.۔دہلی: مطبع مجتبائی، ۱۳۰۸ھ۔۹۶ص.

۶۴. لمحات.۔حیدرآباد: اکادیمیہ الشاہ ولی اللہ دہلوی، [ت۔ن]۔۷۱ص.

۶۵. مجموعہ المقالہ الوصیۃ فی النصیحۃ والوصیۃ ورسالہ دانشمندی۔ لکھنو: مطبع مصطفائی، ۱۲۵۷ھ۔ ۱۳۶ص.

۶۶. مختصر سیرت الرسول ﷺ/ اردو ترجمہ از خلیفہ محمد عاقل۔۔ دسواں ایڈیشن۔ کراچی: دارالاشاعت، ۱۹۳۷ء۔ ۶۴ص.

۶۷. مسویٰ، مصفےٰ شرح مؤطا امام مالک/ شارح شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ کراچی: محمد علی کارخانہ اسلامی کتب خان محل، ۱۳۴۶ھ۔ ۲ جلدیں.

۶۸. المسویٰ من احادیث الموطا۔ مکۃ المکرّمہ: المطبعہ السّلفیہ، ۱۳۵۱ھ۔ ۲ جلدیں.

۶۹. مشاہدات ومصارف/ اردو ترجمہ بعنوان فیوض الحرمین از محمد سرور۔۔ لاہور: سندھ ساگر اکیڈمی، ۱۹۴۷ء۔ ۳۴۴ص.

۷۰. مصفیٰ، مسویٰ: شرح موطا۔ دہلی: [ایس۔ این]۔ ۱۲۹۳ھ۔ ۲ جلدیں.

۷۱. مکتوب مدنی/ اردو ترجمہ از محمد حنیف ندوی۔ لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، ۱۹۶۵ء۔ ۳۶ص.

۷۲. نفحات/ اردو ترجمہ از فضل میراں۔۔ لاہور: صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی، [ت۔ن]۔ ۶۴ص.

۷۳. ہمعات: فلسفہ تصوف کی تاریخ۔ لاہور: بیت الحکمۃ، ۱۹۴۴ء۔ ۲۷ص.

۷۴. ہمعات/ اردو ترجمہ از محمد سرور۔۔ لاہور: سندھ ساگر اکیڈمی، ۱۹۵۷ء۔ ۲۳۹ص۔

۷۵. ہمعات۔ حیدرآباد: شاہ ولی اللہ اکیڈمی، ۱۹۶۴ء۔ ۱۳۵ص.

* صدرالدین (مترجم)

دیکھئے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

* صدیقی، علی محسن (مترجم)

دیکھئے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

* صدیقی، محمد میاں (مترجم)

دیکھیے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

* عاقل، خلیفہ محمد (مترجم)

دیکھیے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

* عبدالرحیم (مترجم)

دیکھیے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

* عبدالشکور (مترجم)

دیکھیے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

* عزیز ملک (مترجم)

دیکھیے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

۷۶. غلام مرتضی

شاہ ولی اللہ اور ان کا فلسفہ کائنات ۔۔ لاہور: ملک سنز، [ت ۔ن] ۔۶۵ص.

۷۷. شاہ ولی اللہ کا فلسفہ مابعد الطبیعات ۔۔ لاہور: ملک سنز، [ت ۔ن] ۔۲۱۶ص.

* فضل میراں (مترجم)

دیکھیے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

۷۸. القادری، محمد طاہر

شاہ ولی اللہ دہلوی اور فلسفہ خودی ۔۔ لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، ۱۹۸۶ء ۔۳۱ص.

۷۹. گیلانی، مناظر احسن

تذکرہ حضرت شاہ ولی اللہ ۔۔ کراچی: نفیس اکیڈمی، ۱۹۸۳ء ۔۳۰۰ص.

* مجیب الرحمٰن (مترجم)

دیکھیے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

۸۰. محسنی، شمس الرحمٰن

شاہ ولی اللہ کے عمرانی نظریئے ۔۔ لاہور: سندھ ساگر اکیڈمی، ۱۹۴۶ء۔ ۱۴۲ص.

* محمد اصغر (مترجم)

دیکھئے شاہ ولی محدث دہلوی

* محمد بن غلام رسول (مترجم)

دیکھئے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

* محمد سرور (مرتب)

دیکھئے سندھی، عبید اللہ

* محمد سعید (مترجم)

دیکھئے ہالے پوتا، عبد الواحد

* محمد عاشق الٰہی البرنی ثم المدنی حفظ اللہ (مترجم)

دیکھئے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

* محمد عاقل (مترجم)

دیکھئے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

* محمد فاروق (مترجم)

دیکھئے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

۸۱. مصطفیٰ، محمد طاہر

شاہ ولی اللہ کے نظریہ "فک کل نظام" کی روشنی میں اصلاح احوال کا آخری حل ۔۔ لاہور: مکی دار الکتب، ۱۹۹۸ء۔ ۲۲۰ص۔

۸۲. ناز، ایم ایس

شاہ ولی اللہ اور علم حدیث ۔۔ لاہور: مقبول اکیڈمی، ۱۹۹۳ء۔ ۶۲۴ص۔

* ندوی، محمد حنیف (مترجم)

دیکھئے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

۸۳. ہالے پوتا، عبدالواحد

شاہ ولی اللہ جو فلسفہ۔ حیدر آباد: شاہ ولی اللہ اکیڈمی، ۱۹۷۳ء۔ ۲۷۴ص.

۸۴. شاہ ولی اللہ کا فلسفہ/ ترجمہ از پروفیسر محمد سعید۔ حیدر آباد: شاہ ولی اللہ اکیڈمی، ۱۹۸۱ء۔ ۱۹۲ص.

* یعقوب الرحمٰن (مترجم)

دیکھئے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

حواشی وحوالہ جات

۱۔ الرحیم، ماہنامہ، حیدرآباد: شاہ ولی اللہؒ اکیڈمی، جلد۲، شمارہ۱، جون۱۹۶۴ء ص۱۴۔۱۵، مقالہ شاہ ولی اللہؒ سے منسوب تصانیف۔

۲۔ الرحیم، ماہنامہ، حیدرآباد: شاہ ولی اللہؒ اکیڈمی، جلد۱، شمارہ۱، جون۱۹۶۴۳ء ص۲۱، مقالہ شاہ ولی اللہؒ: ایک اجمالی تعارف۔

۳۔ الرحیم، ماہنامہ، حیدرآباد: شاہ ولی اللہؒ اکیڈمی، جلد۱، شمارہ۱، جون۱۹۶۴۳ء ص۱۴۔۱۸، مقالہ امام شاہ ولی اللہؒ: ایک اجمالی تعارف۔

۴۔ تحقیقات اسلامی، سہ ماہی، علی گڑھ: ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی، جلد۲۲، شمارہ۳، ستمبر۲۰۰۳ء ص۸۳، مقالہ فقہی اختلافات میں شاہ ولی اللہ کا معتدل مؤقف۔

۵۔ الرحیم، ماہنامہ، حیدرآباد: شاہ ولی اللہؒ اکیڈمی، جلد۲، شمارہ۱، جون۱۹۶۴ء ص۱۶۔۱۷، مقالہ شاہ ولی اللہؒ سے منسوب تصانیف۔

۶۔ ایضاً ص۴۱۔۴۲، مقالہ فکرولی اللہی کی جامعیت۔